

# یسوع مسیح کی خداوندیت

تفسیری مطالعہ

(یسعیاہ نبی کا صحیفہ)



نقدس باب بپ جے اس قادر بخش  
(ایم اے - بی - ڈی)

سیالکوٹ کنوینشن ۱۹۸۹ء

سیالکوٹ کنونشن ۱۹۷۹ء ستمبر ۱۸-۲۳

تفسیری مطالعہ ————— یسعیانہ نبی کا صحیفہ

————— مرکزی مضمون —————

یسوع مسیح کی خداوندیت

————— مرکزی آیات —————

” : اسی واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سر بلند کیا اور اُسے وہ  
نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک  
گھٹنا جھکے خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا، خواہ ان کا  
جو زمین کے نیچے ہیں اور خدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک  
زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔“

(فیلیپوں ۲: ۹-۱۱)

مفسرہ  
تقدس آباہ ہے۔ ایس قاور بخش ایم۔ آ۔ بی۔ ڈی  
بشپ آف سیالکوٹ



# تعارف

یسعیاہ نبی ۷۰ قبل از مسیح یروشلم میں پیدا ہوا۔ اُس کے باپ کا نام آموص تھا۔ لفظ یسعیاہ کا مطلب ”یہوواہ نجات ہے“ یا ”یہوواہ نجات دیگا“ ان دونوں میں دوسرا یعنی یہوواہ نجات دے گا بہتر مفہوم ہے۔ وہ نہ صرف سیاسی بد حالی اور تباہی سے بچائے گا بلکہ گنہگار کو اُس کے گناہوں سے بھی غلصی اور نجات دے گا۔

عزایہ، یونام، آخز اور حزقیاہ یہوواہ کے بادشاہوں کے عہد سلطنت میں یسعیاہ بن آموص نے یہوواہ اور یروشلم کے بارے میں روایا دیے۔ اس صحیفہ کا پہلا باب کتاب کا تعارف ہے جو مصنف نے عام مصنفین کی مانند کتاب کی تصنیف کے بعد لکھا۔ یسعیاہ نبی کی زندگی پر تین واقعات کا گہرا اثر تھا۔

۱۔ زلزلہ :- یہ زلزلہ (بھونچال) عزایہ شاہ یہوواہ کے عہد میں آیا جس نے ۷۴۴۔ ۷۸۶ قبل از مسیح حکومت کی۔ اس زلزلہ کا ذکر عاموس ۱: ۱ اور زکریاہ ۵: ۱۲ میں بھی ہوا ہے۔

۲۔ زلزلہ یہوواہ کی موجودگی کا نشان ہے۔ (خروج ۱۹: ۱۸) ”اور کوہ سینا اوپر سے نیچے تک دھوئیں سے بھر گیا کیونکہ خداوند شعلہ میں ہو کر اُس پر اترا اور دھواں تنور کے دھوئیں کی طرح اوپر اٹھ رہا تھا اور وہ سارے پہاڑ اندر سے ہل رہا تھا۔“

ب۔ یہ آخری زمانہ میں تباہی کا نشان ہے۔

متی ۱۲: ۱، مرقس ۱۳: ۸، لوقا ۱۱: ۲۱، مکاشفہ ۹: ۱۲،



۱۵۱۸، ۱۱، ۱۲، ۱۹، اور ۱۸: ۱۸-

## ۲۔ عاموس اور ہوسیع نبی کی تعلیم کا اثر:-

اس کا اندازہ یسعیاہ نبی کے پیغام سے لگایا جاسکتا ہے۔ عاموس ایک چرواہا تھا جب نبی کے عہدہ کے لئے بلایا گیا تو اُس نے بڑی آزادی اور وفاداری سے بادشاہ اور لوگوں کے گناہوں کے خلاف منادی کی۔ بیت ایل کے کاہن نے یہ نبی عام دوم شاہ اسرائیل کو پیغام بھیجا کہ عاموس اُس کی حکومت کے خلاف سازش کر رہا ہے۔ عاموس ۱: ۷-۱۰۔

ہوسیع بنی اسرائیل کی بجالی اور ان کے اپنے ملک میں واپسی کا بیان کرتا ہے اِس پیشگوئی کے ساتھ وہ بنی اسرائیل کے ساتھ وعدوں کا بھی ذکر کرتا ہے۔

## ۳۔ خدا کی روپا:-

نبی نے سب سے زیادہ اِس کا اثر قبول کیا۔ نبی کی بلا ہٹ عزیمت بادشاہ کے سن وفات ۷۳۵ ق م میں ہوئی۔ یسعیاہ نبی عاموس اور ہوسیع کا ہم عصر تھا۔

عزیمت بزرگ اور بوڑھا بادشاہ جس کی سلطنت عظیم سلطنت تھی، فوری کوڑھ کی بیماری میں اُس وقت مبتلا ہوا جب وہ بیکل میں کاہنوں کے خلاف طیش دلانے کے لئے خوشبو جلانے کے لئے داخل ہوا۔ جو نبی وہ اس گناہ کا شکار ہوا وہ کوڑھ کی بیماری کا شکار ہو گیا اور اُسے کبھی اِس بیماری سے شفا نہ ملی۔ یسعیاہ نے یقیناً اُس کے کوڑھ کے متعلق اور اُس کے انتہائی دکھوں کے بارے میں سنا ہوگا اور عین ممکن ہے نبی نے اپنی آنکھوں سے بادشاہ کی عبرت ناک موت کو بھی دیکھا ہو۔ اِس نے تقریباً ۵ سال تک حکومت کی۔



اس کے برعکس یسعیاہ عبادت کے لئے بیکل میں داخل ہوا اُسے داخل ہونے کی اجازت غالباً اس لئے ملی کیونکہ اُس کا کاہنوں کے ساتھ خونی رشتہ تھا اور شاہی خاندان کے ساتھ اُس کی رسائی تھی۔ ایک روایت ہے کہ یسعیاہ عزایہ کا بھتیجا تھا۔ اُس کا عوام میں مخصوص مقام تھا اور بادشاہوں تک رسائی تھی۔ (آموس اور عاموس کا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا)

اس مقدس جگہ پر اُس نے رویا دیکھی جس نے اُس کی زندگی کو تبدیل کر دیا اُس نے یہوداہ یعنی اسرائیل کے خدا کو دیکھا۔ یہ تجربہ حقیقت پر مبنی تھا اور اس کا بیان خوبصورت الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ پرانے عہد نامہ میں اتنا خوبصورت بیان نہیں ملتا بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ زمانہ سابق میں اُس کی مثال نہیں تو درست ہوگا۔



## پہلا مطالعہ

۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء (بدھ)

مضمون: مسیح خداوند اور نجات دہندہ حوالہ یسعیاہ ۵۱: ۱-۶

### مرکزی آیت

اعمال ۱۲: ۴ "اور کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تھے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلے سے ہم نجات پاسکیں۔"

شکر گزاری کا گیت

مطالعہ یسعیاہ ۵۱: ۱-۶

گیارہویں باب میں اسرائیل کی اسیری سے واپسی کی پیشینگوئی، مخلصی اور نجات کا اہم پیغام ہے۔

"یستی کے تنے سے ایک کو نپل نکلے گی اور اس کی جڑوں سے ایک بار آور شاخ

پیدا ہوگی" ۱: ۱۱

نجات دہندہ کی پیشینگوئی۔ (اعمال ۱۳: ۲۲-۲۳)

"یستی کا بیٹا داؤد میرے دل کے موافق مل گیا۔ وہی میری تمام مرضی کو پورا کرے گا۔ اسی کی نسل میں سے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اسرائیل کے پاس ایک منجی یعنی یسوع کو بھیج دیا۔"

یستی کی جڑ لوگوں کے لئے ایک نشان ہوگا۔

"خداوند دوسری مرتبہ اپنا ہاتھ بڑھائے گا کہ اپنے لوگوں کا بقیہ جو بچ رہا ہو اسور، مصر، متروس، کوٹش، عیلام، سنعار، حمات اور سمندر کی اطراف سے واپس لائے۔"

(۱۱: ۱۱)



خداوند بنی اسرائیل کو جمع کرے گا اور سب بنی یہوداہ کو جو پراگندہ ہوں گے زمین کی چاروں طرف سے فراہم کرے گا یعنی بنی یہوداہ بحال کئے جائیں گے اور اُن کے لئے ایک شاہراہ کا وعدہ ہے جیسی بنی اسرائیل کے لئے تھی جب وہ ملک مصر سے نکلے وہ شاہراہ قوم کی مخلصی اور نجات کا راستہ اور دشمنوں کے لئے موت اور تباہی کا راستہ بارہواں باب نُعُوشی اور مسرت کا نغمہ ہے جس میں خدا کی قدرت اور اُس کی پروردگاری کا بیان ہے۔ دراصل یہ موسیٰ (نجات کے لئے شکر گزاری) کے گیت کا اقتباس ہے۔ (خروج ۱۵: ۱-۱۸) اس گیت کا سبب یہ تھا کہ فرعون کے سوار گھوڑوں اور رتھوں سمیت سمندر میں غرق ہو گئے اور خداوند سمندر کے پانی کو اُن پر لوٹا لایا۔

جن قوموں اور اُمتوں پر خدا کا فضل اور رحم ہو وہ شکر گزار قومیں ہوتی ہیں وہ جنہوں نے خدا کی قدرت کو دیکھا ہو، جو تاریکی سے نور میں آئے ہوں اور جنہوں نے غلامی اور اسیری سے آزادی حاصل کی ہو اور جن گنہگاروں کے گناہ معاف کئے گئے ہوں اور انہیں آزادی حاصل کی ہو اور جن گنہگاروں کے گناہ معاف کئے گئے ہوں اور انہیں آزادی، مخلصی اور نجات نصیب ہوئی ہو (اے عورت جا پھر گناہ نہ کرتا تیرے گناہ معاف ہوئے) اُن کے دلوں میں اطمینان، تسلی اور تسکین پائی جاتی ہے وہی لوگ خدا کی حضوری میں اپنے دلوں کی گہرائی سے خدا کی تعریف اور شکر گزاری کے گیت گاتے ہیں۔

۳:۱۲ - "پس تم خوش ہو کہ نجات کے چشموں سے پانی بھر و گے۔"

"THEREFORE WITH JOY YE SHALL DRAW OUT  
OF THE WELLS OF SALVATION."

انگریزی ترجمہ JW "SHAAB" عبرانی لفظ کا ترجمہ "DRAW OUT" یا بھرو گے استعمال ہوا

ہے۔ اس کا مطلب ASKING یعنی PRAYING (دُعا) چشے سے پانی حاصل کرنے



کے لئے یہ پہلا قدم ہے اس کا مطلب BELIEVING (ایمان) لانا دوسرا قدم ہے۔  
 اکثر گاؤں کی لڑکیاں کنوئیں سے پانی بھرتے وقت لوگ گیت گاتی ہیں۔  
 گانے کا تعلق عوامی زندگی اور معاشرہ میں محنت کے ساتھ وابستہ ہے۔ ملک سکاٹ  
 لینڈ میں HEBRIDGE کے گیت روزمرہ کی زندگی کے ساتھ منسلک ہیں یہ گیت  
 مویشیوں کے چرانے، آلو کی فصل کو نکلانے اور گائیوں کا دودھ دھونے کے وقت  
 گائے جاتے ہیں۔ موجودہ صنعتی اور مشینیں دور میں مال کو بہت اہمیت ہے  
 اس آیت کے اور بھی گہرے معنی ہیں جن کا تعلق پیاسی رُوحوں اور خدا کے  
 وعدہ کے ساتھ ہے۔ خداوند یعقوب کے کنوئیں پر سامری عورت سے مخاطب ہے اور  
 پانی مانگتا ہے۔ مگر وہ کہتی ہے کہ تو بہبودی ہو کہ مجھ سامری سے کیوں پانی مانگتا ہے۔  
 (یوحنا ۴: ۱۰) یسوع نے جواب میں اُس سے کہا اگر تو خدا کی بخشش  
 کو جانتی کہ وہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے مجھے پانی پلا تو تو اُس سے مانگتی اور وہ  
 تجھے زندگی کا پانی دیتا۔“

خداوند عورت کو کہتا ہے کہ جو کوئی اِس (کنوئیں کے) پانی کو پیتا ہے وہ پھر  
 پیاسا ہوگا مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پئے گا جو میں اُسے دوں گا وہ اس میں ایک  
 چشمہ بن جائے گا وہ اب تک پیاسا نہ ہوگا، بلکہ جو پانی اُسے ہیں دوں گا وہ اس میں  
 ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہے گا۔ (۴: ۱۴، ۱۳)  
 چشمہ :- زمین سے سونوں کا پھوٹ نکلنا چشمہ کہلاتا ہے اس  
 سے پانی جاری رہتا ہے۔ یہ بنجر زمینوں کو سیراب کرتا ہے اور انسانوں کے پینے  
 کے کام آتا ہے۔

مسیح کا گنہگار کے لئے مصلوب ہونا اور اُس کے جسم سے خون کا بہنا  
 گنہگار کے لئے خدائے مملوٹ کے ارادے کے مطابق نجات کا انتظام تھا۔ یہ ایک



قوم کے لئے انتظام نہیں بلکہ اقوام عالم کے لئے ہے۔ یہ خدا کا مفت فضل اور بخشش ہے جو ہر شخص حاصل کر سکتا ہے۔ جب گنہگار نجات کے چشموں سے پانی بہرتے ہیں تو ان کے دلوں میں خوشی جوش مارتی ہے اور ان کے لبوں سے خدا کی تعریف اور حمد کے گیت نکلتے ہیں کیونکہ انہوں نے نجات کا تجربہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔  
(لوقا ۷: ۳۷-۳۸، مکاشفہ ۲۲: ۱۷)

اگر ندی آپ کے گھر کے دروازہ کے نزدیک سے گزر رہی ہو اور آپ پیاسے ہوں۔ آپ کی پیاس اُس وقت تک نہیں بجھے گی جب تک آپ اپنے لبوں کو پانی تک نہ لے جائیں۔ اگر آپ پیاس بجھانا چاہتے ہیں تو جہنم کے اُس نوجوانوں کی مانند چپڑ چپڑ کر پانی پینے کی ضرورت ہے۔ آپ کو اپنے گھٹنوں کے بل ہونا پڑے گا اور اُس پر ایمان لانا پڑے گا۔ یہی پیاس بجھانے کا بہترین طریقہ ہے  
قضاۃ ۷: ۷۔

مسیحی کلیسیا صدیوں سے گانے والی کلیسیا ہے۔ اور اُس کی خوشی کا سبب خداوند یسوع مسیح کی محبت میں نئی زندگی کا تجربہ ہے۔ زندہ بزرگوں کا ایمان لوگوں کی زندگیوں کو تبدیل کر دیتا ہے۔ لوگ ابتدائی کلیسیا کے مسیحیوں کو دیکھ کر حیران تھے کہ کس چیز نے ان کو دوسروں سے مختلف بنا دیا ہے۔ آج بھی لوگ حیران ہیں اور اس حقیقت کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

ایک بڑھیا نے ایک مشنری خاتون سے کہا میں صاحبہ آپ کا چہرہ کیوں اتنا چمک رہا ہے۔ مشنری خاتون نے جو اپنے نجات دہندہ خداوند یسوع کو پیار کرنے والی تھی اس بڑھیا کو جواب دیا کہ اُس نے مسیح کو اپنی زندگی میں پالیا ہے۔ یہ اُس خوشی کا اظہار ہے۔ (POSSESSION OF GOD IS SALVATION)

اگر موجودہ کلیسیا جو لادینیت کی طرف بڑھ رہی ہے اس اطمینان، خوشی اور

تسلی کو حاصل کرنا چاہتی ہے تو اُسے نجات کے چشموں سے زندگی کا پانی پینا ہوگا جو  
مسیح کی محبت کا لازوال تحفہ ہے۔ پیروں، فقیروں، قبروں اور ٹہنوں کو چھوڑنا ہوگا  
اور مسیح مصلوب کے بہائے ہوئے خون پر ایمان لانا ہوگا۔

۱۔ یوحنا ۱: ۷۔ اُس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے  
افسیوں ۱: ۷ ہم کو اُس میں اُس کے خون کے وسیعے سے مخلصی یعنی  
قصوروں کی معافی اُس کے فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔

۱ اعمال ۲۰: ۲۸۔ اُس نے خاص اپنے خون سے مولیٰ لیا۔  
رومیوں ۵: ۹۔ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مولا۔





## دوسرا مطالعہ

۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء (جمعرات)

مضمون - مسیح فرشتوں کا خداوند

مرکزی آیت - عبرانیوں ۱: ۵-۶

”کیونکہ فرشتوں میں سے اُس نے کب کسی سے کہا کہ تو میرا بیٹا ہے۔ آج تو مجھ سے پیدا ہوا اور پھر یہ کہ میں اُس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا اور جب پہلو ٹھے کو دُنیا میں پھر لاتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ خدا کے سب فرشتے اُسے سجدہ کریں۔“

مطالعہ - ۱۔ یسعیاہ ۱۱: ۶-۱۳

مسیحی ادب میں یہ باب اس لحاظ سے اپنی منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ خدا (یہوواہ) کسی شخص کو نبی کی خدمت کے لئے بِلاتا ہے۔ و حقیقت یہ باب یسعیاہ نبی کی سوانح حیات ہے۔

نبی کی بلاہٹ اُس سال ہوئی جب عزیاہ بادشاہ نے وفات پائی۔ یسعیاہ ۱: ۶-۱۸ میں جو واقعات درج ہیں اُن کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ نبی کی بلاہٹ اُس وقت ہوئی جب بین الاقوامی حالات نازک بحران کا شکار تھے عزیاہ بادشاہ کی بیماری کے سبب اور بعد میں اُس کی وفات کے باعث اُس کی قیادت ختم ہو گئی اور اُس کے بیٹے آخر کی حکومت کے پہلے سال ۷۳۴ ق م میں یہوواہ اور اسرائیل کی حکومتوں کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اُن کی سیاسی آزادی سلب ہو جائیگی۔ آخر ایک کمزور بادشاہ تھا جس نے اُسور

کے حاکم تکلت پلاسرسوٹم کے خلاف کچھ کرنے سے انکار کر دیا تھا اور جب اسرائیل کی شمالی سلطنت اور دمشق کی حکومتوں نے اُس پر حملہ کر دیا تو اُس نے تخت کو بچانے کے لئے بھاری خراج تکلت پلاسرسوٹم کو دینا منظور کر لیا۔ ان واقعات کے شروع میں ہی نبی کی بلا ہٹ ہوئی۔

اس سیاسی افراتفری اور نازک بحران میں نبی دو واقعات کا ذکر کرتا ہے

(۱) ۱۰۱: ۱۴ آخر کو نشان :-

”پھر خداوند نے آخر سے فرمایا خداوند اپنے خدا سے کوئی نشان طلب کر خواہ پیچھے پاتال میں خواہ اوپر بلندی پر۔ لیکن آخر نے کہا کہ میں طلب نہیں کروں گا اور خداوند کو نہیں آزاؤں گا۔ تب اُس نے کہا اے داؤد کے خاندان اب سُنو! کیا تمہارا انسان کو بیزار کرنا کوئی ہلکی بات ہے کہ میرے خدا کو بھی بیزار کر دو گے لیکن خداوند آپ تم کو ایک نشان بخشے گا۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اُس کا نام عمانوئیل رکھے گی۔“

(۲) ۹: ۲-۷ مسیح کے متعلق پیشین گوئی :-

یہاں ایک خوشخبری کا ذکر ہے۔ تاریکی میں چلنے والوں کے لئے روشنی اور جہنم کے سایہ میں رہتے تھے اُن کے لئے نور اسرائیل قوم کے بڑھنے کا ذکر ہے۔ فصل کے کاٹنے کی خوشی اور غنیمت کے مال کی تقسیم کی خوشی۔ بوجھ کے جوئے اور کندھے کے لٹھ کو توڑنا۔ یہ تمام باتیں قوم کے لئے باعث تسلی اور اطمینان ہیں۔ (۹: ۶-۷) ”اُس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہوگی اور اُس کا نام عجیب مشیر خدا ہے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔ اُس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی



کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے تخت اور اس کی مملکت پر آج سے اب تک حکمران رہے گا اور عدالت اور صداقت سے اسے قیام بخشنے گا۔“

رویا :- یسعیاہ نبی کی بلاہٹ (۶: ۲-۴) روایا کے ذریعے ہوئی۔ یہاں سرفہم کا ذکر ہے جن کے چھ چھ بازو تھے۔ دو سے وہ اپنے منہ ڈھانپے، دو سے اپنے پاؤں ڈھانپے اور دو سے اڑ رہے تھے۔

۶: ۳۔ ”ایک نے دوسرے کو پکارا“ اس کا مطلب ہے کہ سرفہم یعنی یہ آسمانی مخلوق ایک دوسرے کو لگاتار پکار رہے تھے۔  
”قدوس، قدوس، قدوس“

تین دفعہ لفظ قدوس پکارنے کا مطلب ہے کہ یہ وہاں نہایت ہی پاکیزہ ہے۔ یہاں بنی یہوداہ کے بارے اپنے ذاتی عقیدہ کا بیان کرتا ہے۔ لفظ پاکیزگی نہایت ہی پرانی اصطلاح ہے جس کی اخلاقی قدر و قیمت ٹھہرنے کے برابر ہے۔ یہ لفظ دیوتاؤں کے لئے بھی استعمال ہوتا تھا۔ وہ لوگ جو ان کی خدمت پر مامور تھے وہ بھی پاک اور مقدس کہلاتے تھے۔ مقدس شخص کے لئے ضروری نہیں تھا کہ وہ ایک چھا انسان بھی ہو لیکن لفظ قدوس کو تین بار دہرانے سے یسعیاہ اس اصطلاح کو اخلاقی کاملیت میں تبدیل کر دیتا ہے۔

یہوداہ اور دیوتاؤں کو جو بات علیحدہ کرتی ہے ان کا قریابیوں اور رسومات کی ادائیگی کے ساتھ تعلق نہیں۔ بلکہ نیکی۔ سچائی۔ انصاف اور رحم جیسی صفات پر مبنی ہے۔ نبی کا اس لفظ کو تین بار دہراتے کا مقصد یہ تھا کہ وہ بیان کرے کہ یہوداہ کامل ہے اور دیوتاؤں میں جن کے لئے بھی قدوس کی اصطلاح استعمال کی جاتی تھی یہ صفت موجود نہیں ہے۔



سرافیم ہر آسمانی مخلوق جو خدا کے تخت کے سامنے اُس کی حضوری میں حمد و ثنا اور تعریف میں مشغول رہتے ہیں۔ خدا کے کلام میں سرافیم کا صرف اس جگہ ہی ذکر کیا گیا ہے۔

عربی زبان لفظ شرافہ سے یہ لفظ مشتق ہے۔ عبرانی میں اس کے لئے ”صرف“ SARAPH آیا ہے لیکن اس کی کوئی شہادت نہیں ملتی کہ عبرانیوں نے اس لفظ کو استعمال کیا ہو۔ عبرانی زبان میں اس مصدر سے کوئی اور لفظ بھی نہیں ملتا۔ گنتی ۲۱: ۸، ۶ (پُرانے عہد نامہ) یہ لفظ جلانے والے سانپوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔

”تب خدا نے موسیٰ کو کہا ایک جلانے والا سانپ بنا لے اور اُسے ایک بلی پر لٹکا دے جو سانپ کا ڈسا ہوا اُس پر نظر کرے گا وہ جیتا بچے گا۔“ مگر یہاں سرافیم ہیرواہ کی حضوری میں کھڑے رہتے ہیں۔ آسمانی حمد و ثنا میں مصروف تھے۔ نبی نے خداوند کو اونچے تخت پر دیکھا جہاں سرافیم موجود تھے خداوند کے جلال سے ساری زمین معمور تھی۔ آستانوں کی بنیادیں ہل گئیں اور مکان دھوئیں سے بھر گیا۔ نبی دھوئیں کے سبب خداوند کو نہ دیکھ سکا اور بلند آواز سنائی دی (۴: ۶) مفسرین کی رائے ہے کہ اُس وقت نبی یرشلم کی ہیکل میں عبادت میں مشغول تھا اگرچہ اس کے متعلق کوئی حتمی رائے نہیں کہ نبی اُس وقت کہاں تھا اور کن حالات سے گزر رہا تھا۔ البتہ یہ حقیقت ہے کہ نبی نے یہ رویا خدا کی حضوری میں دیکھی (۸: ۶) رویا کے دوران آسمانی معنی خداوند کی حمد و تعریف کر رہے تھے۔ (۳: ۶) یسعیاہ خداوند کی پاکیزگی پر زور دیتا ہے اور جب ہم اپنی کلیسیاؤں میں اس گیت کو گاتے ہیں جو رویا سے اخذ کیا گیا ہے تو ہم دراصل خدا کی حکمرانی اُس کے تسلط اور حکومت کو تسلیم کرتے ہیں۔ خدا کی پاکیزگی اُسے تمام مخلوق سے



علیحدہ کر دیتی ہے۔ عبادت خانوں اور کاہنوں کے متعلق لفظ تقدس صرف اس لحاظ سے استعمال ہو سکتا ہے کہ ان کا متعلق خدا کے ساتھ ہے۔ اسرائیلی خدا کی شخصیت کے بارے میں نہیں جانتے تھے ان کا تصور خدا ایک عظیم قوت تھا۔

لفظ ”جلال“ یہاں عام اصطلاح کی صورت میں استعمال ہوا ہے نہ کہ اُس طرح جیسام ۵: میں اس کا مطلب ہے۔

**رہ عمل :-** اس رویا کا روئل اس بات میں پایا جاتا ہے کہ مسیحیہ فوراً اپنے متعلق اور لوگوں کے متعلق جن میں وہ سکونت رکھتا تھا سوچتے پر مجبور ہو جاتا ہے۔  
(۵:۶) ۱۔ احساس گناہ :-

رویائی کو خدا کی پاکیزگی اور اُس کی کاملیت کا احساس دلاتی ہے۔ اور اس کے تین اثرات فوراً نظر آتے ہیں۔

**ب۔ اقرار گناہ :-**

جو نبی سرفیم میں سے ایک سلگتا ہوا کولہ اُس کے ہونٹوں پر رکھتا ہے تو خدا کی پاکیزگی کا اسے شخصی طور پر تجربہ حاصل ہوتا ہے اور اُسے فوراً اپنے گناہ کا احساس ہو جاتا ہے اور اقرار گناہ اُس کے لبوں پر آ جاتا ہے یہ عمل گناہ کا اقرار اُس وقت ہوتا ہے جب کسی کے نقطہ نگاہ میں تبدیلی واقع ہو اور یہ صرف خدا کی حضوری سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے فوراً ہی بعد گناہ کی معافی کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔

(۷:۶) مذبح سے سلگتے ہوئے کونلے کو نبی کے لبوں پر رکھنے کا مطلب لبوں کو

پاکیزہ بنانا ہے۔ اور گناہگار صفائی سے اس آواز کو سنتا ہے کہ تیرے گناہ معاف ہوئے (یسوع نے اُس عورت کو جو گناہ میں پکڑی گئی کہا جاتیرے گناہ معاف ہوئے پھر گناہ نہ کرنا)۔



(ج) ”نجات یافتہ زندگی کی خصوصیت“

جب نبی کے لب پاک اور اس کے گناہ معاف ہوئے۔ تب اس کے کان کھل گئے۔ وہ اس بحث کو سن کر اور سمجھ کر جو آسمانی تخت پر ہو رہی تھی۔ اس پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس موقع پر وہ بڑی دلیری سے جواب دیتا ہے۔ ”میں حاضر ہوں مجھے بھیج“

خدا نبی کی اس پیشکش کو قبول کر لیتا ہے اور لفظ ”جا“ سے اس کو اس عظیم خدمت پر مقرر کرتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی بڑا روحانی تجربہ ہے جو نبی کو حاصل ہوتا ہے وہ اپنی پرانی زندگی کو ترک کر کے نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ اور اب نبی کے پاس خدا کی طرف سے دیا گیا ”کام“ ہے اور کام یہ ہے کہ وہ خدا اور انسان کا درمیانی ہو کر خدا کے پیغام کو پہنچاتا ہے۔

(۶: ۱۰) اس پیغام کے الفاظ قابل غور ہیں۔ اگر ہم ان الفاظ کو دیکھیں اور محسوس کریں۔ وہ ہمیں کہے گئے ہیں تو ان الفاظ کی حقیقت ہماری سمجھ میں آجائیگی ”تم سنا کر و پھر سمجھو نہیں۔ تم دیکھا کر و پھر بوجھو نہیں۔ تو ان لوگوں کے دلوں کو چربا دے اور ان کے کانوں کو بھاری کر اور ان کی آنکھیں بند کر دے تا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اپنے کانوں سے سنیں اور اپنے دلوں سے سمجھ لیں اور باز آئیں اور شفا پائیں“

پولوس رسول ہی پیغام عہد جدید کی کلیسیاؤں کو بالعموم اور پاسبانوں کو بالخصوص دیتا ہے۔

”پس اے بھائیو! میں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے اتنا مس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے۔ اور اس جہان کے تم شکل نہ بنو،



بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تاکہ خدا کی نیک اور

پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔" (رومیوں ۱۲:۱-۲)

یہ کام اور خدمت نہایت ہی مشکل ہے جو خدا کی طرف سے اُسے سونپی گئی۔ یہ خدمت وہ سخت پیغام ہے جو بنی اسرائیل کے نام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ انے صحتی فیصلہ سنا دیا اپیل کا وقت بھی ختم ہو گیا۔ جب بنی افسردہ ہو کر کہتا ہے "اے خداوند کب تک" تو خداوند ۱۱۵۶-۱۳ میں جواب دیتا ہے جب تک زمین ویران نہ ہو جائے لوگ اپنے گھروں سے بے گھر نہ ہو جائیں اور اگر وہ سواں حقہ بچ جائے وہ بھی کسم کہ دیا جائیگا اور وہ صرف درختوں کے ٹنڈ کی مانند بچ رہے گا۔

یسیاہ کی یہ پہلی پیشینگوئی ہے کہ قوم کا بقیہ بچ رہے گا۔ اُس کی دوسری پیشینگوئی میں بقیہ کسی امید کا نشان نہیں لیکن اس پیشینگوئی میں ایک امید ہے۔ قوم کے لئے سوائے بقیہ کے اور کچھ نہیں۔ یہاں ایک امید ہے کہ سچا اسرائیل خدا کی طرف سے پاک کیا جائے گا۔ اور یہ امید ۶: ۱۳ میں ہے "اُس کا ٹنڈ ایک مقدس تخم ہوگا۔"



## تیسرا مطالعہ

## ۲۱۔ ستمبر ۱۹۷۹ء (جمعہ)

مضمون - مسیح : ظفر یاب خداوند

مرکزی آیت : مکاشفہ ۱: ۱۷ ب ۱۸

”خوف نہ کریں اقل اور آخر اور زندہ ہوں۔ میں مر گیا تھا اور دیکھ  
ابداً آباد زندہ رہوں گا اور موت اور عالم ارواح کی کنجیاں میرے

پاس ہیں۔“

مطالعہ - یسعیاہ ۲۶: ۱-۴، ۳۱: ۱-۴، ۱۴: ۱-۲۱

۳۷: ۱-۴، ۲۱: ۱-۵، ۸۰: ۱-۱۰، ۲۰: ۱-۲۳، ۳۶: ۱-۳۸

یہ شکرگزاری اور ظفر یابی کا گیت ہے جس سے ایمان کی مضبوطی ہوتی ہے۔ مسیحی  
کلیسیا نے صدیوں سے ہی اسے اپنی عبادتوں کا حصہ بنا لیا ہے اور کئی ایک کلیسیا میں باقاعدگی  
سے اسے اپنی عبادتوں میں استعمال کرتی ہیں۔ یہ کمزور ایمان اور دکھیوں کے ایمان کے استحکام  
کے لئے خوشخبری ہے ۲۶: ۳۷ ”جس کا دل قائم ہے تو اسے سلامت رکھے گا کیونکہ  
”اُس کا توکل تجھ پر ہے۔“ انفرادی حیثیت میں اور لوگوں کے متعدد گروہوں نے اس بات کا  
اقرار کیا ہے کہ جب وہ زندگی سے پریشان تھے اور انہوں نے اپنا بوجھ خداوند پر ڈال  
دیا تو انہیں حقیقی اطمینان حاصل ہو گیا۔

روپٹ بروک جس نے پہلی جنگ عظیم میں موت سے بھگنا ہو کر اطمینان پایا اپنے  
آخری الفاظ میں یوں بیان کرتا ہے۔ ”ہم نے انتہائی تکلیف اور دکھ برداشت کر کے  
ہمیشہ کے لئے امن قائم کر دیا ہے۔“



یہ گیت دراصل قوم کی نجات کے لئے دُعا ہے۔ جہاں یروشلم میں خداوند کی امت آباد ہے وہاں اُن میں کافی تعداد میں شریہ بھی بستے ہیں۔ ان کا توکل خداوند پر ہے کیونکہ ان کی اپنی کوششیں رائیگاں ہیں اور وہ اپنی مدد کے لئے خداوند (یہوداہ) کو پکارتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ یہ یروشلم کے کسی بزرگ کی دُعا ہو جو پنجیہ کے عہد میں جو یروشلم کی دیواروں کی دوبارہ تعمیر کا زمانہ (۴۴۴ ق م) یا فارسیوں کی سلطنت کے خاتمہ کا زمانہ (۳۳۱ ق م) ہو۔ درحقیقت یہ دُعا نہایت ہی مذہبی قدروں کی حامل ہے۔ یہ تصور کرنا کہ یروشلم کی دیواریں نہیں تھیں غلط ہے کیونکہ دروازوں کا ذکر اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ شہر کی فصیل تھی۔ فصیل شہر کی حفاظت کے لئے بنائی جاتی ہے۔ اس شہر کا محافظ ”یہوداہ“ ہے حقیقی قوت یہوداہ میں پائی جاتی ہے جو سب پر اگندہ برگشتہ یہودیوں کو اکٹھا کر سکتا ہے۔

خدا کے صادق اور برگزیدہ اُس کی محافظت میں رہتے ہیں۔ بنی یہوداہ کے لئے یہ پیشینگوئی ہے کہ وہ زمانہ دور نہیں جب خداوند ان کو جو اُس پر اعتماد اور توکل رکھتے ہیں قائم رکھے گا۔ یہاں یروشلم سے مراد شہر یروشلم نہیں بلکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں صرف وہی داخل ہونگے جن کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اور جس کا محافظ خود خدا ہوگا۔ یہ زندہ خدا کا شہر ہے۔ یوحنا ۱۰:۹ - دروازہ میں ہوں اگر کوئی مجھ میں داخل ہو تو نجات پائیگا اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارہ پائے گا۔

یوحنا ۱۴:۶ - ”یسوع نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا“

رومیوں ۵: ۲ - ”جس کے وسیلے سے ایمان کے سبب سے اُس فضل تک ہماری رسائی بھی ہوئی جس پر قائم ہیں اور خدا کے جلال کی اُمید پر فخر کریں“

۶: ۱-۲۶ - یہ آیات فتح کے جشن کو منانے کے لئے یروشلم میں ایک رسمی



جلوس کے داخل ہونے کی ترتیب ہے۔ ان آیات کی تفسیر زبور ۲۴: ۷-۱۰ آیات میں ملتی ہے۔ فتح کے موقع پر قومی اور قادر بادشاہ پھاٹکوں میں داخل ہوتا ہے۔ وہ جلال کا بادشاہ اور شکروں کا گوند ہے۔ ۴۸ ویں زبور میں کوہ صیون کا ذکر ہے جو مقدس بلندی پر خیمہ شہنا اور زمین کا فخر ہے۔ اور خدا اپنے شہر میں بے حد ستائش کے لائق ہے۔ زبور ۴۸: ۱۳-۱۴۔ ”اُس کی شہرِ نیاہ کو خوب دیکھ لو۔ اُس کے محلوں پر غور کرو تاکہ تم آنے والی نسل کو اُس کی خبر دے سکو کیونکہ یہی خدا ابد الابد ہمارا خدا ہے۔“

دروازے کھولنے کی ہدایت ہے تاکہ صادق اور وفادار قوم داخل ہو فتح قوم زبور ۲۴: ۱۶ جلال اور عظمت صادق کے لئے ہے۔ زکریا ۹: ۹

”اے بنت صیون تو نہایت شادمان ہو۔ اے دخترِ یروشلم خوب لہکار کیونکہ دیکھتے تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے۔ وہ صادق ہے اور نجات اُس کے ہاتھ میں ہے وہ حلیم اور گدھے پر بلکہ جو ان گدھے پر سوار ہے۔“ یہ خداوند کا فاتحانہ داخلہ ہے۔ عہدِ جدید میں یسوع مسیح کے شانہ و داخلہ پر غور کریں۔ متی ۲۱: ۱-۱۱، قوم کا اعتماد اور بھروسہ ان کے لئے طفرائی کا سبب ہے جس کا اعلان ۲۶: ۳۷ میں کیا گیا ہے ۲۶: ۴ میں خدا پر ایمان لانے کے لئے بلا بٹ ہے۔ جس نے دشمن کو زیر کیا اور ۲۶: ۵ میں لوگوں کے پاؤں تلے روندنا اور ۲۶: ۶ میں ”مسکینوں اور محتاجوں“ کو دبائے ہوئے یہودیوں کی طرف اشارہ ہے۔ شہر کی شکست کے باعث وہ اپنے آقاؤں اور مالکوں پرستج حاصل کریں گے۔“

۲۶: ۷-۱۱۔ لوگ خدا کے انصاف کے منتظر ہیں۔ کیونکہ عدالت کے فریضے ہی ایمانداروں کو چٹا جائے گا اور جب عدالت کا وقت ہوگا تو شریرِ عدالت کو سنجیدگی سے قبول کریں گے۔ مقدس سرزمین میں جہاں یہوواہ کے وہ لوگ رہتے ہیں۔ یہ وہاں بھی گناہ کرتے ہیں اور اندھے بنے رہتے ہیں۔ اُس وقت تک جب کوئی آفت اُن پر نہ آئے۔



۲۶: ۱۳ - خُدا ہی اُڑا کرے گا۔ کیونکہ اُس نے پہلے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ قوم کے بہت سے حاکم تھے۔ جنہوں نے حکومت کی لیکن وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے۔ خُدا کے عظیم کاموں اور اُس کی برکت سے اب قوم زور آور ہو گئی ہے۔  
 ۲۶: ۱۷ دُعا میں خُدا کے ساتھ گفتگو ہے۔ یہوداہ کے لوگ ایک ایسی عورت کی مانند ہیں جو دردِ زہ میں ہے لیکن پیدائش نہیں ہوتی۔ یہاں قوم کی تکلیف اور دکھ کا ذکر کیا گیا اور چلا رہی ہے۔

۲۶: ۱۹ - دُعا کا جواب۔ ”مردوں کی قیامت“ اچانک مردوں کا جی اٹھنا خوشی اور مسرت کا سبب ہے۔ ایمانداروں کے لئے نجات کا مژدہ اور پیغام ہے وہ جو ایمان میں مر گئے زندہ رہیں گے۔ قیامت کے دن صادق خُدا کے جلال کو دیکھیں گے اُن کو نئی زندگی میسر ہوگی۔ دراصل یہ قوم کی بحالی کی طرف اشارہ ہے۔

۲۶: ۲۱ - خُدا اپنے لوگوں کو اُس وقت کے انتظار کے لئے کہتا ہے جب وہ پورے طور پر دشمنوں کو زیر کرے گا۔ اسرائیل کی طویل غلامی کی تاریخ کے پیش نظر یہ دن نزدیک ہے۔ انسان قاتن کے گناہ کا حساب کرے گا۔ پیدائش ۴: ۸-۱۲۔

لوقا ۱۵: ۱۱۔ ”بابل کے خون سے لے کر زکریاہ کے خون تک جو قربان گاہ اور مقبروں کے بیچ میں ہلاک ہوا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اسی زمانہ کے لوگوں سے سب کی بازچوکس کی جائے گی۔“

### ۳۷ باب :-

اس باب میں تواریخی بیان ہے۔ شاہِ اسور سیرخ نے یہوداہ کے تمام قبیلہ شہروں پر حملہ کیا اور یسعیاہ کا ان تواریخی واقعات کے ساتھ تعلق کا ذکر ہے۔ ان واقعات کا زیادہ حصہ ۲ سلاطین سے لیا گیا ہے۔ مقابلہ ۲ سلاطین ۱۸، ۱۹ ابواب۔



۳۷: ۱۔ ۷: یسعیہ کی سفارشی دُعا (یروشلم کے لئے)

اس باب میں مختلف قسم کے دلچسپ واقعات کا بیان ہے جس کا تعلق شاہِ اسور سیخر کے رشتہاتی سے ہے۔ باب کے پہلے حصہ میں حزقیہ شاہِ یہوداہ کے ماتم کا ذکر ہے۔ حزقیہ دُعا کے لئے سبیل میں گیا۔ اُس نے نیرنگوں کو یسعیہ نبی کے پاس سفارشی دُعا کے لئے بھیجا۔ یسعیہ نے حزقیہ کو پیغام بھیجا کہ وہ خوف نہ کرے کیونکہ خدا سیخر کا مقابلہ کرے گا اور شاہِ اسور ایک افواہ سنکے اپنے ملک کو لوٹ جائیگا۔ جہاں وہ جان سے مارا جائے گا۔ شاہِ اسور سیخر حزقیہ کی موت کے پانچ برس بعد ۶۸۲ ق م میں اپنے بیٹوں کے ہاتھوں قتل ہوا۔

”BLAST“، کنگ جیمز ورژن میں اور R.V ترجمہ میں BLAST کے

لئے PUT A SPIRIT IN HIM (دیکھئے ۱ سموئیل ۱۸: ۱۰) کیا گیا ہے۔ افواہ کا ترجمہ اطلاع بھی کیا گیا ہے۔ شاہِ اسور سیخر کو اطلاع ملی کہ بابل میں بغاوت ہو گئی ہے۔ بادشاہ فوراً فلسطین سے واپس لوٹ گیا اور اپنی سپاہ کو پیچھے چھوڑ گیا۔ دتلوار سے مروا ڈالوں گا۔ یہ پیشینگوئی جو ۳۸ آیت میں کی گئی عیس برس بعد پوری ہوئی۔

۳۷: ۸۔ ۲۰ ”سیخر شاہِ اسور کا دھمکی آمیز خط حزقیہ شاہِ

یہوداہ کی دُعا

شاہِ اسور سیخر نے حزقیہ شاہِ یہوداہ کو اُس وقت یہ دھمکی آمیز خط بھیجا جب (ایتھوپیا) کوشش کے بادشاہ ترماتہ نے اپنی فوج فلسطین بھیجی کہ وہ اسور یہوداہ کا مقابلہ کرے۔ اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے سیخر کو یہوداہ کی سرحدوں سے واپس آنا پڑا لیکن جب اُس نے یہ کیا تو اُس نے حزقیہ کو یہ پیغام بھیجا کہ اسوریوں کی طاقت کا کبھی کسی نے مقابلہ نہیں کیا۔ حزقیہ نے بیخط اپنی سے لیا اور اپنے خدا رب الافواج کے حضور دُعا کرتے ہوئے کہا کہ سیخر نے تیری توہین کی ہے۔ اُس نے سب



قوموں کو ان کے ملکوں سمیت تباہ کیا اور ان کے دیوتاؤں کو آگ میں ڈال دیا۔ کیونکہ وہ لوگوں کی دستکاری تھے لیکن تو زندہ خدا ہے اور ہمیں اُس کے ہاتھ سے بچا لے۔  
 ”زندہ خدا“ یہ خدا کا الہی خطاب ہے اور اسے اُس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کسی بات پر خاص زور دینا مقصود ہو۔ باجوب خدا کے اقتدار اعلیٰ کا ذکر کرنا ہو کیونکہ دیوتاؤں میں زندگی نہیں رہے بتانا بھی مقصود ہے کہ خدا خالق ہے اور وہ ہمیں سنبھالتا ہے۔

### اسوری طاقت کی تباہی ۳۷ : ۳۶ - ۳۸

۳۶ آیت میں یروشلم کی نجات کا ذکر ہے۔ یہ اسوری فوج کی تباہی سے حاصل ہوئی۔ ”خدا کا فرشتہ“ اس نے اسوریوں کے ایک لاکھ بیچاسی ہزار سپاہی جان سے مار دیئے۔ ممکن ہے (روایت) کہ یہ ٹھٹھک ویا ہو جس سے بہت سے سپاہی مر گئے۔ (کی تاریخ جلد دوم صفحہ ۱۴۱) میں اس ٹھٹھک ویا کا ذکر ہے۔  
 سیخرب کی موت اپنے بیٹوں کے ہاتھوں ۶۸۲ ق م ہوئی۔ ۳۸ آیت میں سیخرب شاہ اسور کے دیوتا کا ذکر ہے جس کا نام نسر وک تھا۔ وہ اُس کی عبادت اور پرستش کرتا تھا۔

”جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دُنیا پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دُنیا مغلوب ہوتی ہے ہمارا ایمان ہے۔ دُنیا کا مغلوب کرنے والا کون ہے سوا اُس شخص کے جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔“  
 (۱۔ یوحنا ۵: ۴، ۵)



## چوتھا مطالعہ

۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء (ہفتہ)

مضمون ۱۔ مسیح، اقوامِ عالم کا خداوند

مرکز آیت بر مکاشفہ ۹: ۱۰۔

”ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور امت اور اہل زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جیسے کوئی شمار نہیں کر سکتا غیبی جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت اور برہ کے آگے کھڑی ہے اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برہ کی طرف سے۔“

مطالعہ کے لئے حصہ :-

یسعیاہ ۴۰: ۱۲-۱۸، ۲۵-۲۶، ۲۹-۳۱

” ۴۰: ۵-۷، ۱۲-۱۵، ۲۵: ۲۱-۲۳

## تعارف :-

اس باب کی پہلی گیارہ آیات میں ایک بحث ہے خصوصاً چھٹی آیت کے متعلق دو قسم کے خیال پائے جاتے ہیں۔ وادیِ قرآن کی غارِ نمبر ۱، سے یسعیاہ نبی کی پیشینگوئی کا مکمل طومار ملا ہے۔ عربی زبان میں REVISED VERSION ترجمہ کے مطابق ”اور میں نے کہا کہ میں کیا منادی کروں“ جبکہ KING JAMES VERSION میں اس کا ترجمہ یوں ہے ”اور اُس نے کہا کہ میں کیا منادی کروں“ بیشتر مفسروں کی



رائے ہے کہ R.V میں ترجمہ زیادہ موزوں اور قابل قبول ہے۔ کیونکہ اس سے نبی کے رد عمل کا پتہ چلتا ہے۔ یہ الفاظ یسعیہ نے اُس وقت کہے جب پیشینگوئی کرنے کے لئے اُس کی بلاسٹ ہوئی۔

اب یہ بات بھی صاف ہو جاتی ہے کہ نبی کی رویا (پیشینگوئی) کا انتظام خدا نے کیا تھا اور اُسے خدا نے ہی اس خدمت کے لئے بلایا تھا کہ وہ آسمانی عدالت کے فیصلوں کا اعلان کرے (۱۰: ۴۰)

(۱) خدا نے کہا میرے لوگوں کو تسلی دو۔

(۲) خداوند کے لئے شاہراہ تیار کرو۔

(۳) ایک آواز کا ذکر ہے جس نے نبی کو منادی کرنے کا حکم دیا۔

۲-۳ آیات میں نبی نے جو آواز سنی اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ فرشتوں کے پیغامات تھے وہ فرشتگان جو خدا کی حضوری میں کھڑے رہتے ہیں۔ یہی وہی مخاطب ہیں۔ دراصل یہ پیغام اسرائیلی تاریخ میں اُن کی نجات اور مخلصی کے لئے خدا کا بیان ہے جس کا اعلان فرشتوں نے کیا، دوسرا اعلان خدا کا وہ پیغام ہے جو یروشلم کی مصیبت کے دن اور جنگ و جدل کے دن گزر گئے ہیں۔ یہ اُمید کا پیغام ہے۔ قوم کو اُس کے گناہوں کی کافی سزا مل چکی ہے اور اب اُس کے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ اب خداوند کی آمد نجات دہندہ کی حیثیت سے ہوگی۔ اسی واسطے اُس کی شاہراہ کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے تاکہ خدا کی قوم کے جلا وطن لوگ وعدہ کئے ہوئے وطن میں داخل ہوں۔ یہ سفر موسیٰ کی قیادت میں مصر کے بیابان کا تھا۔ اسی طرح خدا کا جلال ظاہر ہوگا اور وہ اپنے لوگوں پر ظاہر ہوگا اور تمام بشر اُسے دیکھیں گے۔

یوحنا کی منادی کہ خدا کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ متی ۳: ۳۔ "بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خدا کی راہ تیار کرو۔ اس کے راستے سیدھے بناؤ۔ یہ



منا دی دراصل یسعیہ کی تھی۔ یسعیہ ۴۰: ۳۰۔

اسی الہی پیغام میں نبی یہ بتاتا ہے کہ دُنیا کی تمام چیزیں فانی اور بے ثبات ہیں لیکن  
خُدا کے وعدے ازلی اور ابدی ہیں۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ یہ اعلان اُس خُدا کا ہے  
جو رحیم اور بڑی قدرت والا خُدا ہے۔ جو فخرمند خُدا ہے۔ یہ اعلان صبیحون اور یروشلم کے لئے  
خوشی کا پیغام ہے۔

(۱)

۴۰: ۱۲-۱۳ خُدا کی سچانے والی طاقت کا اعلان

اس باب کا یہ حصہ پیشینگوئی سے متعلق نہیں بلکہ اس میں خُدا کی اُس طاقت کا  
ذکر ہے جو وہ خالق ہونے کی حیثیت سے رکھتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ۴۱ ویں باب کی  
پیش گوئی کا ذکر کیا جائے۔ ۴۰: ۲۷ کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اسرائیل کے لوگ پر اگندہ اور اُن کے شہر تباہ کر دیئے گئے تھے۔ اور ان  
کے گروہ کے گروہ جلا وطن کر دیئے گئے تھے۔ اور جب تک اُن کے ایمان کو بحال نہ کیا  
جائے وہ کسی پیشینگوئی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ نبی نے اُن کو یہ کہتے سنا ”میری  
راہ خُداوند سے پوشیدہ ہے اور میری عدالت میرے خُدا سے گزر گئی؟“ خُدا نے انہیں  
چوڑ دیا ہے اور وہ اُنہیں جُول گیا ہے۔

وہ تھکے ہوئے کو زور بخشتا اور ناتواں کی توانائی زیادہ کرتا ہے۔ ۴۰: ۲۸-۲۹  
ہمارے خُداوند نے بھی کہا۔ اے محنت اٹھانے والو اور بوجھ سے دیے ہوئے لوگو سب  
میرے پاس آؤ میں تم کو آرام دُلں گا۔ متی ۱۱: ۲۸

۴۰: ۱۲-۱۴، ان آیات میں خالق خُدا کی طرف اشارہ ہے جسے کسی کے مشورہ  
اور صلاح کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اُس کی مشورت کر سکتا ہے۔ وہ اپنی ذات  
میں کامل ہے اور مخلوق اُس کے سامنے دُل کی ایک بوند کی مانند ہے۔



(ADROP OF A BUCKET) وہ جو اپنے آپ کو دُنیا میں بڑے قوی اور طاقتور سمجھتے ہیں دراصل خدا کی نظر میں نہایت ہی کمزور اور نحیف ہیں۔ حمد آوروں کی طرف اشارہ ہے۔

۴۰: ۱۸-۲۰، ان آیات میں ایک سوال اٹھایا گیا ہے کہ تم خدا کو کس سے تشبیہ دو گے؟

۴۰: ۲۵-۲۸، آیات میں اس سوال کا جواب ہے۔

(۱) وہ جو شکر کو شمار کر کے نکالتا ہے۔

(۲) وہ جو سب کو نام بنام بلاتا ہے۔

یوحنا ۱۰: ۳۰ بھیڑیں اُس کی آواز سُنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑیوں کو نام بنام بلا کر باہر لے جاتا ہے۔

خروج ۸: ۱۰ ”تاکہ تو جانے کہ خداوند ہمارے خدا کی مانند کوئی نہیں۔“

دُنیا کی کوئی زبان اُس کی کاملیت کو بیان نہیں کر سکتی۔ اُس کی کاملیت انسان سے مکمل طور پر مخفی ہے اور اُس کو سمجھنے کے لئے کسی میں بھی اوراک نہیں۔ ہمارے خیالات محدود ہیں اور اُس کی ذات کے متعلق جاننے سے عاری اور قاصر ہیں۔ دُنیا کے لوگ اُس کو سمجھنے کے لئے چھوٹے چھوٹے دیوتا بنا لیتے ہیں جو ان کی اپنی طبیعت کے مطابق ہوں۔

۴۰: ۱۹-۲۰۔ خدا اُن لوگوں پر جو اپنے لئے بت بناتے ہیں لعنت بھیجتا ہے

یہ بت لوگوں کے اپنے ہاتھ کی دستکاری تھے۔ ہوسیع ۱۳: ۲ ”اور اب وہ گناہ پر گناہ

کرتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے لئے چاندی کی ڈھالی ہوئی مورئیں بنائیں اور اپنی فہمید کے مطابق بت تیار کئے جو کہ سب کے سب کاریگروں کا کام ہے۔“ عبرانی قوم کا گناہ بت پرستی تھا

۴۰: ۲۱-۲۶، ۲۷-۳۱۔ ”نبی اپنے مسائل اور مشکلات کے بارے میں

جواب دیتا ہے۔“

اسرائیل کو شروع ہی سے یہ بتایا گیا تھا اور اس پر یہ بات ظاہر کی گئی تھی کہ  
خدا جلّال کے تخت پر بیٹھا ہے۔ وہ مخلوق نہیں بلکہ وہ اس حلقہ سے باہر ہے (پیدائش

(۱۹-۶:۱)

مخلوق ایک خیمہ کی مانند ہے جو زمین پر پھیلا ہوا ہے اور جس میں لوگ سکونت  
کرتے ہیں۔ وہ جس نے دنیا کو خلق کیا وہ ہے جس کے سامنے مخلوق نہایت ہی کمزور ہے  
اور دنیا کے بڑے بڑے حاکم اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

(۲)

یسعیاہ ۱۰: ۵-۸ غیر اقوام سے خائف نہ ہونے کا امکان  
یسعیاہ کے زمانہ میں اسور ایک نہایت بڑی شاہی طاقت و قوم تھی۔  
یسعیاہ خدا کے مقصد کو ظاہر کرنے کے لئے اس فوجی طاقت کا ذکر کرتا ہے۔  
یسعیاہ اس بات پر ایمان رکھتا تھا اور لوگوں کو سکھاتا تھا کہ خدا تاریخ کا  
مالک ہے اور خدا نے اسور کو ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا۔ خدا بنی اسرائیل کو اسور  
کے ذریعہ دائرہ ضبط میں رکھنا چاہتا تھا۔

آیت ۵، دسواں باب لفظ "افسوس" کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ زمانہ  
قدیم میں موت کے وقت یا "قومی قہر" (جو تباہ کن ہو) کے واقعہ کو لفظ "افسوس"  
کے ساتھ بیان کیا جاتا تھا۔ یسعیاہ اسرائیل کے متعلق عدالت کا اعلان کرتا ہے۔  
"لٹھ" جب کوئی مالک اپنے نوکر کو چھڑی سے مارتا ہے تو نوکر سمجھتا ہے کہ  
چھڑی مالک کا ہاتھ ہے۔ اور بعض اوقات مالک بھی یہ سمجھتا ہے کہ اسے ایسا کرنے کا پورا  
اختیار ہے۔

"قہر کا لٹھ" دراصل خدا کا اپنا ہاتھ ہے جو اسور کے ہاتھ میں بنی اسرائیل کی  
تربیت کے لئے دیا گیا تھا۔ اسور اپنی طاقت اور اپنے بادشاہوں پر فخر کرتے تھے



اور یہاں تک اُن کو گمان ہو گیا کہ ”یہوواہ“ اسرائیلیوں کا خدا بھی ایک بے بس بُت ہے جس کی وہ پستش کرتے ہیں۔ مگر وہ اس بات کو بھول گئے کہ یہ طاقت اور اختیار خدا کا تھا جو ان کے ذریعہ استعمال ہو رہا تھا۔

”خدا کا قہر“ انسانی جذبات قہر اور حسد کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ خدا کے غصہ کو ظاہر کرنے کا عبرانی طریقہ تھا۔

آیت ۷، ۸، سورہ خدا کے مقصد کو سمجھنے سے قاصر رہا کہ وہ خدا کا الکار (ایجنٹ) ہے۔ اسوری بادشاہ کے ذہن میں صرف ایک ہی بات تھی کہ وہ قوموں کو تباہ کرے اور ان کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کرے۔

(۳)

۲۵: ۲۱-۲۳ یہوواہ صادق القول اور نجات دہندہ ہے

خدا برگزیدہ لوگوں کو (بنی اسرائیل) منادی کرنے کے لئے کہتا ہے۔ منادی کرنا خادم کا کام ہے۔ یسعیاہ نبی نے متعدد بار لفظ ”خادم“ استعمال کیا ہے۔ خادم، برگزیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ اُن کے لئے زیادہ خطرہ ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ ذمہ دار ہیں۔ بنی اسرائیل خدا کی چن چن قوم اس کے ذریعہ منادی کی خدمت سونپی گئی۔ ۲: ۱۴-۱۵۔ ”اسرائیل کو بیٹا کہا گیا“ اس قوم نے حکم عدولی اور سرکشی کی۔ انہیں منرائی یسعیاہ ۲: ۶۱ کا اقتباس ہے۔

لوقا ۴: ۱۶-۱۹ خداوند کا پہلا وعظ مسیح کامل خادم ہے۔ اور اس کا پیغام بُت پرست قوموں کے لئے ہے۔ ”منادی“ یہ خوشخبری کا اعلان ہے۔ شکستہ دلوں کے لئے، قیدیوں کے لئے ربانی اور اسیروں کے لئے آزادی کا اعلان اور خداوند کے سوال مقبول کی منادی۔ آیت ۲۱۔ ”خدا صادق القول بھی ہے اور نجات دینے والا بھی“ فارسی بادشاہ خدس جس کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ خدا کا مسموح ہے۔



بنی اسرائیل کے لئے رحم اور بھائی کا انتظام تھا۔ آیت ۲۲، نجات صرف خدا سے ہے۔  
خدا لوگوں کو متوجہ کرتا ہے۔

۲۳۔ آیت۔ خدا نے اپنی ذات کی قسم کھائی۔

اُس کی ذات راستبازی ہے۔ خداوند کی راستبازی ہمارے نام پر محسوب کی گئی۔

(رُومیوں ۴: ۶، ۷، ۲۲-۱۵)

رُومیوں ۳: ۲۴۔ ”مگر اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلے سے

جو مسیح میں ہے مفت راستباز بھڑائے جاتے ہیں۔

راستبازی کا مطلب:۔ خدا کے کلام اور اُس کے اعمال میں مکمل رابطہ۔

خدا اپنی ذات کی قسم کھاتا ہے۔ پیدائش ۱۶: ۲۲ خدا نے ابراہام سے وعدہ کرتے وقت قسم

کھائی۔ عبرانیوں ۶: ۱۳، خروج ۱۲: ۳۲ اور تو اپنے بندوں ابراہام اور اسحاق اور

یعقوب کو یاد کر جن سے تُو نے اپنی ہی قسم کھا کر کہا تھا کہ میں تمہاری نسل کو آسمان کے تاروں کی

مانند بڑھاؤں گا اور یہ سارا ملک جس کا میں نے ذکر کیا ہے تمہاری نسل کو بخشوں گا اور وہ

سدا اُس کے مالک ہوں گے۔

یسعیاہ ۶۲: ۸۔ میں خدا نے اپنے دہنے ہاتھ اور اپنے قوی بازو کی قسم کھائی ہے

”کلامِ صدق“ خدا پوری طاقت اور قوت سے دنیا میں کام کرتا ہے۔ خدا کا کلام جو اُس

کے مُنہ سے نکلتا ہے۔ کلامِ صدق ہے۔

آیت ۱۹۔ خدا راستی کی باتیں فرماتا ہے۔ خدا کا کلام کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔

یسعیاہ ۵۵: ۱۱۔ ”میرا کلام جو میرے مُنہ سے نکلتا ہے وہ بے انجام میرے پاس واپس

نہ آئے گا۔“

جب خدا کا کلام لوگوں میں کام کرتا ہے تو اُن میں پورے طور پر باطنی تبدیلی

رونا ہوتی ہے۔ (یہ کلام کی قدرت ہے) اور پھر نہ صرف قدیس اور گروہ خدا کی عبادت



کریں گے۔ بلکہ ہر ایک انفرادی طور پر "بیہواہ" کے سامنے جھکے گا۔ جو بے لک کے آگے نہیں  
 جھکے اُن کی تعداد سات ہزار تھی جو بچ گئے تھے۔ ۱۔ سلطین ۱۹: ۱۸  
 خدا جو جلال کے تخت پر بیٹھا ہر زبان اُس کی تعریف کرے گی اور ہر گھٹنا اُس  
 کے سامنے جھکے گا۔ (فیلیپی ۲: ۹-۱۱)



# پانچواں مطالعہ

## ۲۳ ستمبر ۱۹۷۹ء (اتوار)

مضمون: مسیح، ہمارا خداوند  
مرکزی آیت: لوقا ۱۴: ۲۶، ۲۷، ۲۸

”اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ جو کوئی اپنی صلیب اٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ پس اسی طرح تم میں سے جو کوئی اپنا سب کچھ ترک نہ کرے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔“

مطالعہ کیلئے: یسعیاہ ۵۲: ۱۳-۵۳: ۱-۱۲

دیباچہ: یسعیاہ نبی کے صیغے کا یہ ایک مشہور منقولہ بیان ہے اس کا مضمون ”کفار“ اور خادم کا دنیا میں مصالحت کرانے کے کام کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اس میں اسرائیل کی غلطی کے



کام کی تکمیل کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ ۶-۵:۲۹ میں خادم کے ذمہ خدمت کی گئی ہے جسے اُس نے خدا کی راہنمائی میں کرنے کے لئے قبول کیا۔ دُنیا میں خادم کا تکلیف اُٹھانا، اور مصیبتیں جھیلنا ابھی تک جاری ہے۔ یہ دکھ اور تکلیف دوسروں (گنہگاروں) کے لئے اُٹھائے۔ خادم نے رضا کا نام نہ طور پر دوسروں کی تکلیفوں کو اپنے اوپر اُٹھالیا۔ خادم کی تصریح نہایت ہی حیران کن طریقہ سے ڈرامائی انداز میں پیش کی گئی ہے۔ اس میں حصہ لینے والے خادم کی حیثیت اور اُس کے کردار پر صدیوں سے بحث ہو رہی ہے۔ یہودی عالموں نے اسے دُنیا میں اسرائیل کی مصیبت سے تعبیر کیا ہے جبکہ مسیحی عالموں اور مفسروں نے اس کو خداوند مسیح سے منسوب کیا ہے۔

یسعیاہ ۹: ۲-۷ اور ۱۱: ۱-۹ میں جو داؤد کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا وہی اسرائیل کے لئے اُمید بن گیا اور وہ اُمید یہ تھی کہ خدا یروشلم کے تخت کے لئے نیا داؤد پیدا کرے گا جو خدا کی طرف سے کل دُنیا پر حکومت کرے گا۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ابتدائی کلیسیا نے اس پیشینگوئی کو مسیح خداوند کی حیات میں ہی پورا ہوتا دیکھ لیا تھا اور اُس کی صلیبی موت کے بعد خداوند کی مہر فرائی اور اقبال مندی کا احساس ہو گیا تھا۔ پس خداوند مسیح الہی تخت پر بادشاہ کی حیثیت سے بیٹھا ہے اور دُنیا میں اُس کی خداوندیت رُو مانی ہے۔

راعمال ۸: ۳۵، رومیوں ۱۵: ۱۰، پطرس ۲: ۲۱-۲۵

دورِ جدید کے بائبل کے عالموں نے یہودی عالموں کی تفسیر کو قبول کیا ہے۔ خاص طور پر یسعیاہ کے صحیفے کے دوسرے حصہ میں جہاں خادم کو اجتماعی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے لیکن یہودی علم الہی میں اس پیشینگوئی نے کبھی بھی مرکزی جگہ اُس لحاظ سے حاصل نہیں کی جس لحاظ سے مسیحیت میں حاصل ہے۔ یہودی یقیناً پُر اُمید تھے اور اُس کی آمد کے منتظر تھے لیکن جب وہ ظاہر ہوا اور خدا کی قدرت سے مولود ہوا تو مسیحیوں نے اُسے قبول کر لیا کہ وہ ان کا خداوند ہے۔



(۱) ۵۲ : ۱۳ - ۱۵

### خادم کی کامیابی اور اقبال مندی کا اعلان

۱۳ آیت میں ایک مختصر بیان ہے جس میں خدا ہم کلام ہے۔ اس میں وہ خادم کی خدمت کا اعلان کرتا ہے اور اسی کامیابی کے سبب اس کے رتبہ میں یکایک تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی لپستی سے بلندی۔ و حقیقت یہ ان لوگوں کے لئے مقام حیرت تھا جنہوں نے خداوند کو زخموں میں لہو لہان اور گھائل دیکھا تھا۔ وہ باتیں جنہیں کبھی بیان نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی سنا گیا تھا۔ وہ اب انہیں دکھیں گے اور سمجھیں گے (۱۵ : ۴۱)

آیت ۱۵ کے پہلے حصہ میں عبرانی سے انگریزی ترجمہ (STARTLE) صاف نہیں ہے مگر نبی کی غرض یہ ہے کہ آیت ۴ کی مناسبت سے آیت ۱۵ کا مفہوم سمجھیں آجائے۔ جب لوگ اس کے بد صورت چہرے اور جسم کو دیکھ کر حیران ہو گئے تو اس کی مابیت کو جان کر بے حد خوش ہوں گے۔ بادشاہ اس کے سامنے خاموش ہوں گے۔ یہ ایک عبرانی منقولہ ہے جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ دنیا کی قوموں کو خادم کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے نئی معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ وہ معلومات جن کا انہیں ابھی تک علم نہیں ہے۔

(۲) ۵۳ : ۱ - ۹

### قوموں کے بادشاہوں کا اقرار

ان آیات میں اچانک خادم کے بارے ایک وضاحتی اور اقاری بیان پایا جاتا ہے جس کو تین حصوں میں بیان کیا جاسکتا ہے :-

(۱) آیت ۱ - ۳ (۲) ۴ - ۶ (۳) ۷ - ۹

۵۳ باب کی پہلی آیت ایک سوال سے شروع ہوتی ہے۔ "ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟ اور خدا کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟" اس کا مطلب اور مفہوم معلوم کرنے کے لئے ہمیں درمقرر کی نشاندہی اور وہ پیغام جو اس نے سنا معلوم کرنے کی ضرورت ہے۔



یہ ایک ہیٹ پرانا مسئلہ ہے۔ یاد ہو گا کہ مبشر فلیس سے حبشی غوجہ نے سوال کیا تھا کہ نبی  
یکس کے حق میں کہتا ہے ؟ (اعمال ۸: ۳۴) عام خیال ہے کہ نبی ہی حبشی غوجہ سے کلام  
کر رہا تھا۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ خادم کے متعلق یہ نظم بائبل نئے سال کی اسرائیلی (VERSION)  
سے ملایا گیا ہے جس میں بادشاہوں کی پستی اور اقبال مندی کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ اس کا ایک  
جواب یہ بھی ہے کہ اس کا تعلق ۵۲: ۱۳-۱۵ میں ملتا ہے اور آیت ۱۵ میں درمقرر "دُنیا  
کی قوموں کے بادشاہ ہیں۔ وہ باتیں جن کا ان کو پہلے علم نہیں تھا وہ اب جانتے اور سمجھتے ہیں  
آیت ۲ کا ۵۲: ۱۴ کے ساتھ مقابلہ کریں۔ خادم کی ظاہری شکل و شباهت  
دلفریب اور دلکش نہیں ہے بلکہ اُس کی شکل و صورت کو کوئی دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔  
وہ جو آیت ۲ کے پہلے حصہ میں "مسیح" کا تصور کرتے ہیں وہ "کونیل" کو جو خشک  
زمین سے جڑ کی مانند چھوٹ نکلتی ہے کو ۱۱: ۱ "یسی کے تنے سے ایک کونیل بھلے گی" سے  
جوڑتے ہیں۔

آیت ۳ خدا کے خادم کے بارے تفصیل سے بیان کرتی ہے۔ وہ معاشرے سے  
خارج حقیر اور مر دود اور اُس کا کوئی آشنا نہیں تھا۔ وہ مر د و غمناک تھا اور رنج کا آشنا  
تھا (غوی معنی در د اور بیماری) خادم اس قدر بد صورت تھا کہ کوئی اُس پر نگاہ ڈالنا بھی پسند  
نہیں کرتا تھا۔ "ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی" ایوب ۱۲: ۵ "جو چین سے ہے اُس کے  
اُس کے خیال میں دُکھ کے لئے حقارت ہوتی ہے" وہ لوگ جو امیر اور تندرست ہوتے  
ہیں ان کے لئے یہ آسان ہے کہ وہ حقیر بیمار اور بد صورت کو پسند نہ کریں۔ اس قسم کے  
رویہ کے خلاف جھگ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس حصے میں دُنیا کے بادشاہوں نے دکھوں کے حامل خادم کے معنی کو جو  
اُن پر ظاہر کیا گیا ہے قبول کر لیا ہے۔ "کہ اُس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے  
غموں کو برداشت کیا۔



آیت ۵ میں ایک تبدیلی نظر آتی ہے ”حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب گھائل کیا گیا“ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دُنیا کے گناہوں کی خاطر زخمی کیا گیا۔ یہ اعتراف گناہ ہے۔

اُس زمانے میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ ایسا شخص جس کی تصویر ان آیات میں بیان کی گئی ہے وہ اپنے گناہوں کے سبب پریشان ہے۔ لیکن یہ اُس کے گناہ نہیں تھے بلکہ یہ گناہ دُنیا کے لوگوں کے تھے جن کے لئے وہ زخمی اور گھائل کیا گیا۔ اگرچہ اُس کے جسم پر گناہ کے سبب زخم تھے لیکن وہ گنہگار کا کفارہ تھا جس کے ذریعہ گنہگار کی خدا کے ساتھ مصالحت ہو گئی۔ ”تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں“ خادم دُنیا کے گناہ ایک فاتح کے انداز میں اٹھائے ہوئے ہے۔ ہمیں یہ کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ ہر شخص دُنیا کے گناہوں کا اپنا حصہ اٹھائے ہوئے ہے۔ لیکن خادم پر گناہوں کا بوجھ بہت بھاری ہے۔ اُسے اس بوجھ کو دُنیا میں اپنی خدمت سمجھ کر اٹھایا اور برداشت کیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسیحی اس بیان کو مسیح سے منسوب کرتے ہیں۔ نئے عہد نامہ میں مسیح کا صلیبی واقعہ اسی تصویر کے مطابق پیش کیا گیا۔ یاد رکھیے مسیح شہید نہ تھا بلکہ وہ فاتح تھا اُس نے موت اور قبر پر فتح حاصل کی اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھا۔

خداوند نے رضا کارانہ اپنی جان صلیب پر دے دی اُسے اپنی جان دینے اور پھر اُسے لینے کا بھی اختیار حاصل ہے۔ (یوحنا ۱۰: ۱۷، ۱۸)

آیت ۶ میں دُنیا کے حاکم اپنے اعتراف کو جاری رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

”ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے پر خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اُس پر لا دی۔“ یہاں لفظ ہم پر زور دیا گیا ہے جس کا مطلب کُل دُنیا ہے۔

خادم کی زندگی کا بیان (آیت ۴، ۵-۹) ۲۲: ۲-۳ میں لکھا ہے وہ خاموش

اور بغیر کسی غدر کے تابع فرمان ہے۔ جس طرح ایک برہ یا بھیڑ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے



ہیں۔ اُسی طرح خادم بھی خاموش رہا۔

آیت ۸-۹ میں موت اور قبر کا ذکر ہے۔ اُس کی قبر شریروں کے درمیان ہے۔ اگرچہ خادم نے کوئی گناہ نہیں کیا کہ اُسے مزمنا موت دی جائے۔

اس تصویر کے دورِخ ہیں۔

(۱) اسرائیلیوں کی ملک موعود میں تنہا ہی۔

(۲) دُنیا میں خدا کے خادم سے سلوک، اس نے اپنا اوپر دُنیا کے گناہ اٹھائے۔

یہاں یہ بات معلوم کرنا بہت آسان ہے کہ مسیحیوں نے کیوں ان آیات میں دُکھ برداشت کرنے والے مسیح کو پایا اور قبول کر لیا ہے۔

(۳) ۵۳: ۱۰-۱۲

### خادم کے کفارہ کے کام کا بیان

آیات ۱۰-۱۱ میں نبی اپنے الفاظ میں خادم کی زندگی کے متعلق خدا کے پسندیدہ طریقے کا بیان کرتا ہے تاکہ خادم اپنے مقصد اور خدمت کی تکمیل کرے۔ یہ خدا کی مرضی کے مطابق تھا کہ وہ کچلا گیا اور وہ غمگین ہوا لیکن مستقبل میں وہ اپنی نسل کو دیکھے گا اور اس کی عُمر راز ہوگی۔

آیت ۱۱ کے معنی عبرانی متن کے دو معنی ہونے کے باعث بحث طلب ہے لیکن اس آیت کا عام مفہوم آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے۔ خادم کے کام کی وجہ سے بہت سے "راست باز گئے جائیں گے"۔ رومیوں ۳: ۲۴، مگر اُس کے فضل کے سبب سے اس مُلٹی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مُفت راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔  
 (وہ جو کسی عدالت سے بہی گئے جاتے ہیں اُن کے لئے یہ مہاروہ استعمال کیا جاتا ہے)



آخر کار ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خادم نے اپنی جان موت کے لئے انڈیل دی  
آیت ۱۲۔ وہ اس بات کے لئے بھی رضا مند ہو گیا کہ وہ خطا کاروں میں شمار  
کیا جائے تاکہ وہ اُن کے گناہ اُٹھالے اور اُن کے لئے شفاعت کرے۔ اس لئے خدا  
پھر کہتا ہے کہ میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دوں گا۔

آیت کے پہلے حصّہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت بڑی فوجی کارروائی عمل میں  
آئی ہے جس میں فتح نصیب ہوئی ہے۔ اور فتح کے بعد فاتح سپاہیوں کو لوٹ کا مال  
انعام میں دیا گیا ہے۔ خادم جس نے دنیا کے گناہ اُٹھائے اور قربان ہو گیا اور موت  
اور قبر پر فتح حاصل کی اُس کا حصّہ اُسے ملے گا۔

اس دکھ برداشت کرنے والے خادم کی صورت میں ہم اسرائیل کو دیکھتے ہیں  
اس دنیا میں وہ جلاوطن ہوئے ان کے شہروں کو جو فصیلدار تھے تباہ اور برباد کر دیا  
گیا۔ مگر بحالی کے بعد وہ سر بلند، سرفراز اور اقبال مند ہوئے۔ یہ اسرائیل کی اصلی تصویر ہے  
اسی طرح مسیحیوں نے اس خادم کی صورت میں خداوند یسوع مسیح کو دیکھا  
جو حقیر و مردود و غمناک اور رنج کا آشنا تھا۔ جس نے دنیا کے گناہوں کو اپنے اوپر  
اُٹھالیا اور صلیبی موت کو ادا کر کے خدا باپ کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے۔ جہاں وہ  
ہماری شفاعت کرتا ہے۔

وہ جو اُس پر ایمان لاتا ہے نئی اسرائیلی قوم یعنی کلیسیا کا شریک بن جاتا ہے اس  
میں بلائے ہوئے لوگ ہیں۔ اس میں غیر اقوام کے لوگ بھی شامل ہیں۔ جن کا مقصد اور خدمت  
یہ ہے کہ وہ اپنے باپ کی مرضی کو پورا کریں۔

فیلیپیوں ۲: ۶-۱۰۔ اُس نے اگرچہ کی صورت پر تھا خدا کے برابر ہونے  
کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی  
اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا،